رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۱۸ — إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ — عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا — تار کا پتہ "الفضل" قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی — قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۸ رمضان ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۴۲

باشندگان لاہور کو ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کا انتباہ

ہر مذہب کے لوگ قیام امن کی کوشش کریں

معلوم ہوتا ہے۔ ۱۰ دسمبر ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب سے لاہور کے جن ہندو مسلم وفود نے ملاقات کی انہوں نے لاہور کی موجودہ بگڑی ہوئی فضا کی اصلاح کے لئے کوئی مفید تجاویز پیش کرنے اور قیام امن کے متعلق اطمینان دلانے کی بجائے ایسا رنگ اختیار کیا۔ کہ ہز ایکسیلنسی کو دونوں وفود کے جواب میں ایک ہی انتباہی تقریر کرنی پڑی جس کے متعلق امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اگر ہندو سکھوں اور مسلمانوں میں کچھ بھی عاقبت اندیشی باقی ہے۔ تو ان کے لئے نہایت موثر ثابت ہوگی۔ اور وہ اس سے مفید سبق حاصل کریں گے۔

ہز ایکسیلنسی نے یہ بیان کرتے ہوئے کہ موجودہ فرقہ وارانہ فضا کی اہم ترین وجوہ میں سے ایک شہید گنج کا قضیہ ہے۔ فرمایا۔ اس بارے میں حکومت کی پالیسی جو پہلے تھی۔ وہی اب ہے۔ اور وہ یہ کہ حکومت چاہتی ہے کہ دونوں قوموں کے درمیان کوئی قابل عزت مفاہمت ہو جائے۔ لیکن اگر یہ صورت ممکن نہ ہو۔ تو پھر حکومت عدالت کے فیصلوں کا احترام کرائیگی۔ اور اگر عدالت نے موجودہ فیصلوں کو بدل دیا۔ تو حکومت نئے فیصلوں کو نافذ کرنے کی ذمہ وار ہوگی۔ اس وقت جن عدالتوں میں مقدمات چل رہے ہیں۔ اگر وہ امتناعی احکام جاری کریں۔ تو حکومت ان کی تعمیل کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گی۔ لیکن اگر کوئی قوم گورنمنٹ کی دی ہوئی حفاظت۔ دوسری اقوام کو اشتعال دلانے میں صرف کرے گی۔ تو نئی صورت پیدا ہو جائے گی۔

حکومت کی اس پالیسی پر معقولیت سے کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اگر فریقین دور اندیشی اور عقلمندی سے کام لے کر آپس میں باعزت فیصلہ نہیں کر سکتے۔ تو پھر حکومت کا فرض ہے۔ کہ عدالتی فیصلوں کا احترام کرائے۔ اور اس کے لئے جن ذرائع کی ضرورت محسوس ہو۔ ان سے کام لے۔ کیونکہ حکومت کا کام ہر ایک کے حقوق کی حفاظت کرنا اور امن قائم رکھنا ہے۔ ان حالات میں جو لوگ قانون کو اپنے ہاتھوں میں لیں۔ خلاف قانون حرکات کے مرتکب ہوں یا فریق مخالف کو اشتعال دلائیں۔ خواہ وہ سکھ ہوں یا ہندو یا مسلمان۔ حکومت کو اس بات کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی طاقت استعمال کرے اور ظاہر ہے۔ کہ اس کا نتیجہ ان کے لئے قطعاً خوشگوار نہیں ہو سکتا۔

ہز ایکسیلنسی نے گزشتہ چند ماہ میں فرقہ وارانہ فضا کو مکدر کرنے کی ذمہ واری تینوں قوموں پر عائد کرتے ہوئے اور اس کے نتائج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انسدادی کارروائیوں کے متعلق فرمایا۔ (۱) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جو احکام حکومت کے ایما سے جاری کئے ہیں۔ وہ جب تک نافذ رہیں گے ان کی پوری پابندی کرائی جائے گی۔ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی خلاف ورزی کی کوشش کی گئی۔ تو اس کا سد باب کرتے ہوئے ان احکام کے نفاذ کے لئے عملی اقدام کیا جائیگا اور اگر قانون شکنی خونریزی پر منتج ہوئی۔ تو کسی جماعت کو پھر شکایت نہ کرنی چاہیئے۔ کہ اسے اس کی خلاف قانون روش کے نتائج سے مطلع نہیں کیا گیا۔

(۲) اسلحہ کی نمائش کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جو احکام جاری کئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ احکام حکومت کی منظوری سے جاری کئے گئے ہیں۔ اور ان کا اثر ان چاقوؤں اور کرپانوں پر نہیں پڑتا جو ہتھیار کے طور پر استعمال نہ ہو سکتے ہوں لیکن جو چاقو اور کرپان بطور ہتھیار استعمال ہو سکیں انہیں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ ہمارا ادعا کسی کے مذہب میں مداخلت کرنا نہیں۔ لیکن یہ بنیادی اصول مد نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ کسی فساد کے دوران میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ اختیار ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ہر فرقے کو نہتا کر دے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ سکھ ان کرپانوں کے متعلق جو بطور اسلحہ استعمال کی جا سکتی ہیں۔ جس ایجی ٹیشن کی دھمکی دے رہے ہیں۔ حکومت اسے حق بجانب نہیں سمجھتی۔ اور فی الواقعہ اسے حق بجانب نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ جب اس قسم کی بکثرت مثالیں موجود ہیں۔ کہ کرپان کو بطور آلۂ ہلاکت استعمال کیا گیا۔ اور جبکہ جذبات سخت مشتعل ہوں۔ اور دوسروں پر کرپان ایسے اسلحہ کے متعلق پابندی عائد کی گئی ہو۔ تو انصاف اور عدل کا تقاضا یہی ہے۔ کہ کرپان بھی اس پابندی سے باہر نہ رہے۔ وہ کرپان جس پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ کیا ہے تلوار کا ہی دوسرا نام ہے اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ جب ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے تلوار لے کر نکلنا ممنوع ہو۔ تو سکھوں کو اس لئے کھلی اجازت دیدی جائے۔ کہ انہوں نے اس آلہ کا نام کرپان رکھا ہوا ہے۔ اگر حکومت اس اصل کو تسلیم کر لے۔ تو پھر مسلمان اس آلہ کا وہ نام استعمال کر کے جو انکی مقدس الہامی زبان میں ہے یعنی سیف۔ ہر موقع پر اس کی آزادی کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ اور حکومت کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ جس اصل کے ماتحت وہ سکھوں کو کرپان کی آزادی دے اسی اصل کے ماتحت مسلمانوں کے لئے سیف آزاد رکھے

بہر حال حکومت نے یہ نہایت دانشمندانہ اور مساویانہ قدم اٹھایا ہے۔ اور اس پر قائم رہنے کا اعلان کر کے اس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ خوب سوچ سمجھ کر اٹھایا گیا ہے۔

ہز ایکسی لنسی نے اسلحہ کے متعلق حکومت کی پالیسی کی وضاحت کرنے کے بعد چند اور اہم امور کا بھی ذکر کیا ہے۔ جن میں سے ایک تو اخبارات کو سخت تنبیہ ہے اس کے علاوہ یہ بیان کیا ہے۔ کہ گذشتہ چند ماہ میں ایسی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ جنہیں فوجی پریڈ سکھائی جاتی ہے۔ اور جو مصنوعی لڑائیاں کرتی ہیں۔ ان سب کو روک دیا جائے گا۔

مصنوعی لڑائیوں کے نظارے دکھانے والے تو صاف طور پر اس بات کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں۔ کہ وہ حکومت اور پبلک دونوں کے لئے خطرہ کا موجب ہیں۔ لیکن ایسی جماعتیں جن کے قیام کا اصل مقصد اور مدعا پبلک کے آرام و آسائش میں امداد دینا اور مفاد عامہ سے متعلق خدمات سرانجام دینا ہے۔ انہیں محنت و مشقت برداشت کرنے کے قابل بنانے کے لئے ورزش کرانا کوئی ایسی بات نہیں۔ جس پر پابندی عائد کرنا ضروری ہو اگر ڈاکٹر موسنجے کو نہایت شاندار فوجی سکول قائم کرنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ اور اس کے قیام میں حکومت ہند کو کوئی خطرہ نظر آتا تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ جو لوگ ملک اور قوم کی خدمت گزاری کے لئے نہایت معمولی درجہ پر رضا کاروں کا انتظام کریں۔ ان پر پابندی عائد کی جائے۔ خاص کر ان پر جن کی امن پسندی اور قانون کی پابندی مسلم ہے۔

ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی تقریر کا سب سے تشویشناک حصہ وہ ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ اگر ان قاتلانہ حملوں کا سلسلہ جاری رہا۔ تو مشترکہ ذمہ واری کے اصول کو بروئے کار لانا پڑے گا۔ اور عوام یا کسی خاص فرقہ کے خرچ پر ایڈیشنل پولیس رکھی جائے گی۔ اگر ایک ہی فرقہ کی طرف سے قاتلانہ حملوں کا اقدام کیا گیا۔ تو خرچ کا بار اس پر ڈالنے کے لئے یہ ایک اہم وجہ ہوگی۔

غرض ہز ایکسی لنسی نے ان تمام تدابیر کا رو نما ہونا سے آگاہ کر دیا ہے۔ جو فضا کے تکدر کو دور کرنے کے لئے اختیار کی جائیں گی۔ اب بھی اگر ہندو سکھ اور مسلمان قیام امن کے لئے سرگرم جدوجہد نہ کریں۔ اور فتنہ پردازوں کے خلاف خواہ وہ کسی قوم کے ہوں۔ پر زور آواز اٹھا کر فضا کو درست نہ کریں۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ دیدہ دانستہ تباہی کے گڑھے میں گرنا چاہتے ہیں۔ لاہور چونکہ پنجاب کا مرکز ہے۔ اور اس کے اثرات سارے صوبہ میں پڑنے لازمی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر مذہب و ملت کے لوگ جلد سے جلد لاہور کی فضا کو درست کرنے کی کوشش کریں۔

جلسہ سالانہ کی تاریخیں

اجباب کو یہ بات اچھی طرح نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ اب کے سالانہ جلسہ ۲۵ ۲۶ ۲۷ دسمبر کو ہوگا۔ اور ۲۴ کی شام تک قادیان پہونچ جانا چاہیئے

دو قانون شکن احرار کی گرفتاری اور سزا

قادیان ۱۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج دو احراری ابو القاسم شاہجہانپوری اور جان باز امرتسری نے جن کو امن شکن حرکات سے باز رکھنے کے لئے بٹالہ میں یہ نوٹس مل چکا تھا۔ کہ وہ قادیان میں داخل نہ ہوں۔ قانون شکنی کی۔ جس پر ان کو گرفتار کر کے مسٹر ڈزنی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جو قادیان میں موجود تھے۔ اور انہوں نے ضابطہ کی کارروائی کرتے ہوئے دونوں کو ساڑھے تین ماہ قید اور علی الترتیب پچاس روپیہ اور پچیس روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی جرمانہ پندرہ دن کی مزید قید کی سزا دی۔ اور پولیس مجرموں کو گورداسپور لے گئی۔

احراریوں نے ۱۳ دسمبر کو بھی قادیان میں نماز جمعہ ادا کی

قادیان ۱۳ دسمبر۔ احراری ملا عنایت اللہ نے آج بھی مسجد ارائیاں میں جمعہ کے نام سے اجتماع کیا۔ اور حسب معمول جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت دل آزار الفاظ استعمال کئے۔ نیز حکومت کے خلاف منافرت پھیلانے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی بہادری کی ڈینگ اس طرح ماری کہ میں حکومت کے نوٹس کی خلاف ورزی کرتا ہوا جمعہ کے دن اس مسجد میں لوگوں کو بلا کر اجتماع کرتا ہوں۔ میں حکومت سے پوچھتا ہوں اس نوٹس کی خلاف ورزی کی بناء پر مجھے کیوں گرفتار نہیں کیا جاتا۔

غرض اس نے حسب معمول اس مسجد میں مجمع سمیت نماز جمعہ ادا کر کے احرار کی اس غلط بیانی کی تردید کر دی۔ کہ حکومت نے قادیان اور مضافات کے غیر احمدیوں پر نماز جمعہ کے متعلق پابندی عائد کر رکھی ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۲، ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	سید غلام مصطفےٰ صاحب	قادیان
۲	ایک صاحب جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے	بھوپال
۳	مظفر حسن صاحب	ضلع گجرات
۴	غلام رسول صاحب	کشمیر
۵	جلال صاحب	ضلع گجرات
۶	غلام نبی صاحب	ضلع گورداسپور
۷	فضل الدین صاحب	"
۸	عبد المحمود صاحب	"
۹	منظور احمد صاحب	"
۱۰	عبد اللہ صاحب	ضلع لدھیانہ
۱۱	ابراھیم صاحب	ضلع گورداسپور
۱۲	مہر دین صاحب	"
۱۳	عبد الرحیم صاحب	ریاست جموں
۱۴	فیض محمد صاحب	قادیان
۱۵	فیض محمد صاحب پسر میاں محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۱۶	فخر الدین صاحب	ضلع گجرات
۱۷	عطاء ربی صاحب	سندھ
۱۸	علی بخش صاحب	ضلع ہوشیارپور
۱۹	مسماۃ رانی صاحبہ	"
۲۰	" برکتے صاحبہ	"
۲۱	نور محمد صاحب	"
۲۲	مسماۃ نور بی بی صاحبہ	"
۲۳	چودہری رحمت علی صاحب موضع عیال	ضلع گوجرانوالہ
۲۴	چودہری عبد المالک خانصاحب	"
۲۵	نصر اللہ خان صاحب	"
۲۶	اہلیہ چودہری رحمت خان صاحب	"

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۲۷	عالم بی بی صاحبہ	ریاست جموں
۲۸	محمد امیر صاحب	ریاست میسور
۲۹	محمد عثمان صاحب	"
۳۰	مستری نظام الدین صاحب	ضلع گورداسپور

درخواست ہائے دعا

(۱) احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے مخالف میرے خلاف طرح طرح کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ اور مجھے نقصان پہونچانے میں کوشاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار حوالدار رحیم بخش ملٹری پولیس برما (۲) چودہری فضل احمد صاحب پٹواری مال حلقہ گورداس ننگل ضلع گورداسپور عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ داد از قادیان (۳) میں آج کل بہت سی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب ان کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حسین از راولپنڈی (۴) خاکسار کی اہلیہ بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد الکریم از کراچی (۵) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کو بعض معاندین نقصان پہونچانے

احرار کی نہایت دل آزار اور اشتعال انگیز روش

احرار ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت کے دوسرے بزرگوں کے خلاف نہایت دل آزار اور اشتعال انگیز الفاظ استعمال کر کے احمدیوں کے جذبات کو مجروح کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ بزدل جماعت مذہب کے متعلق دلائل کا مقابلہ دلائل سے کرنے کی ہمت نہ رکھنے کی وجہ سے گالیوں اور بدزبانیوں پر اُتر آئی ہے۔ اور چاہتی ہے۔ کہ فتنہ و فساد پھیلائے۔ ہم نے گورنمنٹ کو احرار کے اس امن شکن اور غیر شریفانہ رویہ کی طرف بارہا توجہ دلائی۔ لیکن ابھی تک حکومت نے اس کے انسداد کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور احرار اس قسم کی جسارت میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔ حتےٰ کہ اب حکومت کے خلاف بھی یہی رنگ اختیار کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر اخبار مجاہد مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء میں فیض الحسن آلو مہاری کا جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اور جس کا عنوان ہے "حضرت امیر شریعت کی گرفتاری مرزائیت اور حکومت کے کسی تعلق کی آئینہ دار ہے" پیش کیا جاتا ہے۔ مضمون نگار نے علاوہ دوسری ہرزہ سرائی کے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:۔

"گزشتہ واقعات کی بنا پر مجھے یقین تھا۔ کہ حکومت مرزائیت کی خوب مدد کرے گی۔ لیکن یہ توقع نہ تھی۔ کہ جوشِ مروت میں حکومت مرزا محمود صاحب کی طرح توازن دماغی کو ہی کھو بیٹھیگی"

حکومت اس قصیدہ کو اپنے لئے پسند کرے یا نہ کرے۔ مگر ہم اس سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ تمام دنیا کے احمدیوں کے احساسات کا خیال رکھتے ہوئے ان کے محبوب اور مقدس امام کے متعلق احراریوں کے اس ناپسندیدہ رویہ کا جلد تر انسداد کرے۔ صبر اور تحمل کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو ہماری دینی و دنیوی راہ نمائی کے لئے منتخب کیا ہے۔ کوئی ہمارے اس عقیدہ کو درست نہیں سمجھتا۔ تو نہ سمجھے۔ لیکن اسے یہ حق نہیں ہے۔ کہ ہماری دل آزاری کے لئے ہمارے امام کے خلاف بدزبانی کرے۔ احرار کی یہ روش ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد اس کا سدباب کرے۔

اسی اخبار کے اسی پرچہ میں ایک اور مضمون جس کا عنوان "مرزا محمود نے جہاد جائز کر دیا" شائع ہوا ہے۔ اس میں بھی یہی دل آزار رویہ نظر آتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اکثر مقامات پر دیکھا گیا ہے۔ کہ پتھر مارنے اور حسب مشورہ احرار کو بے عزت کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔ لیکن جس کو خدا رکھے۔ اور بے عزت نہ کرے۔ بھلا اس کو مرزا محمود جیسا ایمان سے بے بہرہ شخص کب اور کیونکر بے عزت کر سکتا ہے"

جس ہستی کو دنیا کے کئی لاکھ انسان اپنا دینی رہنما اور امام مانتے ہیں۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ نعوذ باللہ وہ ایمان سے بے بہرہ ہے۔ بدترین شرارت ہے۔ اگر احرار میں انسانیت اور شرافت کا کوئی شائبہ باقی نہیں رہا۔ تو کیا حکومت بھی اپنے فرض منصبی کی طرف توجہ نہیں دے گی۔ اور کیا حکومت کو جماعت احمدیہ کے احساسات کا کچھ بھی خیال نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ حکومت جلد سے جلد اس بارے میں اپنے فرض کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو گی۔

شمیم سرحدی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک معزز ہندو لیڈر کے خیالات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

پروفیسر رُچی رام ساہنی ایم اے نے "انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ویل فیئر" کے ایک اجلاس میں ہندوستان کی قومی بیداری کے متعلق ایک پُر از معلومات اور دلچسپ لیکچر دیا اسی سلسلہ میں ہندوستان کی بعض مشہور شخصیتوں راجہ رام موہن رائے۔ راناڈے۔ اور سر سید احمد خان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا:۔

"بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی جس بات نے میرے دل پر سب سے زیادہ اثر کیا۔ وہ آپ کی انتہائی سرگرمی اور حقیقی خلوص ہے۔ آپ ترقی پذیر طبقہ کے ایک مذہبی مصلح تھے۔ آپ نے یہ تعلیم دی۔ کہ سب بڑے مذہبی معلم خدا کے مقبول تھے۔ اور وہ یکساں عزت و عقیدت کے مستحق ہیں۔ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ جیسا کہ امید تھی۔ قدامت پسند مسلمانوں کی طرف سے اُن کی شدید مخالفت کی گئی۔ لیکن نہ تو عام لوگوں کی مخالفت اور نہ ملاؤں کی تکفیر احمدیت کی راہ میں حائل ہو سکی۔ اور وہ سرعت کے ساتھ شمالی ہندوستان بلکہ افغانستان کے بعض حصوں میں پھیل گئی۔ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی وفات کے بعد ان کے پیرو یورپ میں بھی زبردست تبلیغ کر رہے ہیں"

لکھنؤ کے جلسہ سیرت النبیؐ میں احرار کی شرمناک حرکات

معززین لکھنؤ کی شرفا سے اپیل

حسب ذیل اشتہار لکھنؤ کے چند معززین کے نام سے شائع ہوا ہے:۔

۱۷ نومبر کو سیرت النبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا جو جلسہ گنگا پرشاد میموریل ہال میں ہوا۔ ہم اس میں شروع سے آخر تک شریک رہے۔ اس میں پہلے دو معزز ہندو اصحاب نے تقریریں کیں۔ جن میں انہوں نے سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تعریف و توصیف بیان کی۔ اور حضورؐ سے اپنی عقیدت و اخلاص کا نہایت موثر انداز میں اظہار کیا۔ ان کے بعد ایک قادیانی مولوی صاحب نے تقریر کی۔ یہ تقریر ہم نے لفظ بلفظ سنی۔ اس میں از ابتدا تا انتہا سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے واقعات اور قرآنی تعلیمات کے فضائل پر نہایت احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی۔ مگر ہماری حیرت اور افسوس کی کوئی حد نہ رہی۔ جب ہم نے دیکھا۔ کہ بعض مسلمان کہلانے والے شوریدہ سروں نے جلسہ کو درہم برہم کرنے کیلئے انتہائی غیر ذمہ وارانہ حرکات کیں اور اس طرح غیر مسلم حاضرین جلسہ کے سامنے اسلامی اخلاق کا بدترین نمونہ پیش کیا۔ ہال کے باہر شہر کے بعض علماء کے دستخطوں سے ایک مطبوعہ فتوے بھی تقسیم کیا گیا تھا۔ جس میں اس جلسہ میں شرکت کرنا قطعی حرام قرار دیا گیا تھا۔ ہم سمجھ نہیں سکتے۔ کہ علماء کرام نے یہ فتویٰ کس بنا پر دیا۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس قسم کے جلسوں میں شرکت کو حرام قرار دینا مسلمانوں کے باہمی اختلافات کا نہایت افسوسناک نتیجہ ہے۔ کیا غیر مذاہب کے لوگوں کی زبان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کا بیان سننا حرام ہے؟ ہم قادیانی نہیں ہیں مگر حق بات کہنے سے رک نہیں سکتے۔ قادیانی گمراہ سہی۔ مگر کیا انہیں راہِ راست پر لانے کا یہ طریق ہے۔ کہ اس قسم کے مقدس مذہبی جلسوں کو درہم برہم کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہمارے نزدیک علماء نے قادیانی جلسوں میں شرکت کو حرام قرار دیکر اسلام کی کوئی خدمت سرانجام نہیں دی۔ بلکہ فرض ناشناسی کا ثبوت دیا ہے۔

ہمارے سامنے اخبار "مجاہد" لاہور کا پرچہ مجریہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس میں کسی نام نہاد مجلس احرار لکھنؤ کے جائنٹ سکرٹری شعبۂ تبلیغ کی طرف سے ایک مراسلت شائع ہوئی ہے جس میں جلسہ سیرت النبیؐ کے متعلق دیگر غلط بیانیوں کے علاوہ ایک یہ خطرناک غلط بیانی بھی کی گئی ہے۔ کہ "قادیانی لیکچرار نے تقریر کرتے ہوئے مرزا غلام احمد کی نبوت کا پرچار کیا۔ لیکن دیگر بزرگوں پر سخت حملے کئے"

اسی طرح اخبار "النجم" مورخہ ۲۹ نومبر نے بھی بعض بے حد شرمناک الفاظ کے اضافہ کے ساتھ یہ خبر شائع کی ہے ہم اس غلط بیانی کی تردید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اہل لکھنؤ سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ قادیانیوں سے انصاف کا برتاؤ کریں۔ اور انہیں دلائل اور اخلاق سے راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ کسی گمراہ جماعت کی اصلاح غلط بیانیوں سے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جب وہ دیکھے گی۔ کہ اس کے مخالف جو راہ راست پر ہونے کے مدعی ہیں اس کی مخالفت میں صریح کذب بیانیوں اور ناجائز طریقوں سے کام لے رہے ہیں۔ تو وہ اپنے عقیدہ میں اور پختہ ہو گی۔ مجلس احرار کے سکرٹری تبلیغ غور فرمائیں۔ کہ جو لوگ جلسہ میں شریک تھے۔ وہ ان کی غلط بیانیاں پڑھ کر ان کی ذات

ٹرکی کے متعلق دلچسپ کوائف

اخبار "گریٹ برٹن اینڈ دی ایسٹ" کی ۲۱ر نومبر کی اشاعت میں ٹرکی کے متعلق بعض دلچسپ حالات شائع ہوئے ہیں۔ جنہیں ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

آئندہ سال کے لئے ملکی پروگرام

اتاترک کمال پاشا صدر جمہوریہ ٹرکی نے پارلیمنٹ کے سامنے جو افتتاحی تقریر کی۔ اس میں آئندہ سال کے دوران میں ملک کی جو پالیسی ہوگی۔ اس کا مجمل طور پر ذکر کرتے ہوئے کہا۔

سال آئندہ کے دوران میں ٹرکی کی خارجہ پالیسی بین الاقوامی صلح و اتحاد کے قیام کے لئے کوشش کرنا ہوگی۔ لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر ملکی تحفظ اور ملک کے مفاد کی نگہداشت کے لئے مناسب قوت اور طاقت پیدا کرنے اور اس غرض کے لئے مالی ذرائع مہیا کرنے کا پروگرام بھی جاری رہے گا۔

اس کے علاوہ مشرقی صوبجات کی تنظیم کا کام بھی شروع کیا جائے گا۔ ملک میں مزید ریلوے لائنوں کی تعمیر کا کام نہایت مستعدی سے مکمل کیا جائے گا۔ اور ان لائنوں کے باہمی اتصال کے لئے عمدہ سڑکیں بنائی جائیں گی۔ ساتھ ہی ٹرکی اور ایران کے درمیان ذرائع رسل و رسائل کو پایہ تکمیل تک پہونچایا جائے گا۔ حفظان صحت کے جدید طریقوں کے ماتحت لوگوں کے طرز رہائش اور طریق بود و باش کے معیار کو بلند کرنے کے لئے وسیع اور کشادہ شہروں کی تعمیر کا کام بھی نہایت مستعدی سے شروع کیا جائے گا۔ ملک میں صنعت و حرفت کی ترقی کا کام بھی جاری رہیگا ذخائر معدنیات کا استعمال نہایت حزم اور احتیاط سے عمل میں لایا جائے گا۔ براڈ کاسٹنگ کو ترقی دینے اور ریڈیو سٹ کے وسیع استعمال کے لئے مناسب ذرائع اختیار کئے جائیں گے۔

روس اور ٹرکی کے خوشگوار تعلقات

روس اور ٹرکی کے درمیان دوستانہ تعلقات کی جو گذشتہ پندرہ سال سے ٹرکی کی خارجہ پالیسی کا محور رہے ہیں۔ ایک نئے معاہدہ کے ذریعہ مزید دس سال کے لئے تجدید کر دی گئی ہے۔ اس پیمان مودت پر ۷ر نومبر کو انقرہ میں ایم کراہن M Karahan روسی سفیر اور ڈاکٹر توفیق رشتو (Tevfik Rushtu) نے دستخط کئے۔ گذشتہ معاہدات جو روس اور ٹرکی کے درمیان ہوئے۔ اور جن کو موجودہ عہد نامہ میں بھی داخل کیا گیا ہے۔ ان کی تصدیق کرنے والے بھی ڈاکٹر توفیق رشتو ہی تھے۔ مذکورہ بالا معاہدات جو ۱۷ دسمبر ۱۹۲۵ء ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۹ء اور ۷ر مارچ ۱۹۳۱ء کو ہوئے۔ ان کے رو سے دونوں ممالک نے یہ عہد کیا ہوا ہے۔ کہ ان میں سے کوئی فریق کسی ایسے معاہدہ میں شامل نہیں ہوگا۔ جس کا مقصد ان میں سے کسی ایک کے منافی ہو۔ خصوصاً دونوں میں کوئی ایک اپنی ہمسایہ حکومتوں سے بغیر مشورہ کے کوئی گفت و شنید نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ معاہدہ میں یہ شرط بھی درج ہے کہ دونوں کی بحری طاقت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

ملکی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ

خوردنی اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ درجہ دوم کا آٹا ساڑھے دو پنس فی پونڈ کے حساب سے فروخت ہوتا ہے۔ اور یہ قیمت گذشتہ دو سالوں کی قیمتوں سے دو چند ہے۔ گورنمنٹ کا خیال ہے کہ ملک میں چونکہ اجناس کی کمی نہیں۔ اس لئے ملک میں سٹہ کی تجارت کو روکنے کے لئے گورنمنٹ غیر ملکی اجناس کو ملک میں لانے کی دھمکی دے رہی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کی مملوکہ زمینداری بنک کے پاس اجناس وغیرہ کے کافی ذخائر موجود ہیں۔ ان کی وجہ سے بھی قیمتوں پر کافی اثر پڑے گا۔ اسی اثنا میں تیسرے درجہ کا آٹا تیار کرنے کا خیال بھی پیدا ہو رہا ہے۔ اس آٹے میں سخت قسم کے نخود کے آٹے کی ملاوٹ ہوگی۔ مویشیوں کے لئے خوردنی اشیاء کی قیمتیں بھی انہی اسباب نیز چارہ کی برآمد کی وجہ سے بڑھ گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے گوشت اور دودھ بھی

"مجاہد" کا اعتراف حقیقت

مخصوص ملاؤں کی حقیقت ظاہر کرنیکا حق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین آج تک دشنام دہی کا ناپاک الزام لگاتے چلے آ رہے ہیں۔ اگرچہ اس کا جواب ہماری طرف سے بذریعہ اخبارات اور بذریعہ تقاریر ہزاروں مرتبہ دیا جا چکا ہے۔ پھر بھی احرار اپنا الو سیدھا کرنے کی خاطر وہی بات اپنی تقریروں اور تحریروں میں دہرائے جاتے ہیں۔ مگر اب ان کو خود ہمارے جواب کی اہمیت کا قائل ہونا پڑا ہے۔ چنانچہ ترجمانِ احرار مجاہد ۵ار نومبر ۱۹۳۵ء مشرقی صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے۔

"غلام احمد قادیانی بھی علماء اسلام کو بُرا کہتا تھا۔ اور یہ شخص (علامہ مشرقی) بھی وہی کچھ تحریر کرتا ہے۔ ہاں اگر مخصوص ملاؤں کو بُرا کہتا۔ تو بے شک علامہ صاحب حق پر ہوتے مگر تمام فریق کے خلاف بلاتخصیص دشنام طرازی کرنا ان کی خباثت کی کھلم کھلا دلیل ہے" مطلب واضح ہے کہ اگر کوئی حقیقت پر مبنی بات کسی خاص گروہ کے متعلق کہی جائے۔ تو وہ سب پر حملہ نہیں ہوتا۔ میں ان زعمائے احرار سے نہایت مؤدبانہ عرض کروں گا۔ جو آئے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دشنام طرازی کا ناجائز الزام لگاتے ہیں۔ کہ آپ کے "ترجمان" کے اصل کے مطابق حضرت اقدس نے صرف انہی مخصوص ملاؤں کے متعلق اظہار حقیقت کیا ہے۔ جنہوں نے اس وقت حضور کی بے طرح مخالفت کی اور جن کی اپنی حالت نہایت گندی تھی۔ نہ کہ تمام مسلمانوں کے متعلق۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) نعوذ باللہ من ھتک العلماء الصالحین و قدح الشرفاء المھذبین سواءٌ کانوا من المسلمین او المسیحیین او الآریۃ (لجۃ النور ص۶۷) یعنے ہم صالح علماء کی ہتک سے اور شریف طبقہ کی توہین سے اللہ تعالےٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ خواہ وہ مسلمان ہوں۔ عیسائی ہوں یا آریہ۔

(۲) لیس کلامنا ھٰذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم (الھدیٰ ص۱۹) یعنی ہمارا یہ کلام شریر علماء کے متعلق ہے۔ نہ کہ نیک علماء کے متعلق۔

(۳) ایسے لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں۔ انصار دین کے دشمن اور یہودیوں کے قدموں پر چل رہے ہیں۔ مگر ہمارا یہ قول کلی نہیں ہے۔ راستباز علماء اس سے باہر ہیں۔ صرف خائن مولویوں کی نسبت یہ لکھا گیا ہے ...... الخ (اشتہار قیامت کی نشانی ملحقہ آئینہ کمالات اسلام)

پس جبکہ بقول مجاہد مخصوص علماء کے متعلق اظہار رائے کرنا اور ان کی حقیقت بتانا حق پر ہونے کا ثبوت ہے۔ تو کیوں احراری مقررین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے واضح الفاظ میں علماء کی تخصیص کر دینے کے باوجود اپنی تقریروں میں دشنام طرازی کا الزام لگا کر عوام کو اشتعال دلاتے ہیں۔

خاکسار پیر احسن صدیقی

اسلامی اصول کی فلاسفی کا سندھی میں ترجمہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآرا تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا سندھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ سندھ کی جماعتیں اسے تعلیم یافتہ اصحاب تک پہونچانے کا فوری انتظام کریں۔ اور صرف ۲ر فی کتاب برائے محصولڈاک بھیجکر پتہ ذیل سے منگائیں۔ زیادہ تعداد بذریعہ ریلوے پارسل منگانے میں رعایت رہے گی۔

بابو فتح محمد صاحب پوسٹل کلرک کیماڑی کراچی

ڈاکخانہ قادیان کے متعلق احمدی پبلک کی شکایات

قابل توجہ حکام بالا

میں نے آپ کا مضمون "ڈاک خانہ قادیان کے ایک کلرک نے ڈاک سے خط نکال کر ایک احراری کو دے دیا" جو آپ نے الفضل میں شائع فرمایا۔ ابھی پڑھا اور مجھے یقین ہو گیا کہ میرے خطوط ضرور اسی طرح اڑائے گئے۔ واقعہ یہ ہے کہ اکتوبر کے شروع میں حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ایم اے نے ایک نوازش نامہ میری طرف ارسال فرمایا۔ جو ایک پرائیویٹ اور نہایت ہی ضروری کام کے متعلق تھا۔ وہ خط مجھے مل تو گیا۔ لیکن اس کی نقل احرار کیمپ میں پائی گئی۔ چالاکی یہ کی گئی کہ اس کی نقل رکھ کر وہ خط مجھے بھیج دیا گیا۔ اور میری طرف سے اس کے جواب کا انتظار کیا گیا۔ میں نے جو جواب اس خط کا حضرت صاحبزادہ صاحب کے نام روانہ کیا وہ آج تک نہیں ملا۔ اور میری اطلاع ہے کہ وہ خط بجنسہ احرار کیمپ میں گذشتہ ایام تک موجود تھا۔ اور اس خط وکتابت کے نفس مضمون کے متعلق جو بالکل مخفی تھا احراریوں کو پورے طور پر علم ہو گیا۔ مجھے پہلے سے ہی شک تھا کہ یہ کارروائی ڈاک خانہ کے عملہ سے مل کر کی گئی ہے۔ جس کے متعلق میری رپورٹ افسران ڈاکخانہ تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن اب یہ شک یقین سے بدل گیا۔ کتنا بڑا اندھیر ہے کہ قادیان کے چند بے حیثیت اور نہایت ہی قلیل تعداد کے احرار کی خاطر احمدیہ جماعت کے حقوق کو اس طرح پامال کیا جائے اور کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ اگر ان چند لوگوں کو احمدی عملہ ڈاکخانہ پر اعتماد نہ تھا جس کی وجہ سے افسران بالا کو عملہ کے تبدیل کرنے کی زحمت گوارا کرنا پڑی تو کیا انصاف اس امر کا متقاضی نہیں کہ جن لوگوں کی تعداد صرف زیادہ ہی نہیں بلکہ جن کے مقابلہ میں دوسری آبادی صرف آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ جس عملے پر ان کو اعتماد نہ ہو۔ اسے تبدیل نہ کیا جائے۔

مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس قسم کی شکایتوں کی تعداد روز بروز ترقی پر ہے۔ اور اگر افسران بالا نے بہت جلد جماعت احمدیہ کی اس جائز شکایت کا ازالہ نہ کیا۔ اور ایسا عملہ مقرر نہ کیا۔ جس پر جماعت احمدیہ کو پورا پورا اعتماد ہو۔ تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ جماعت احمدیہ کی تکالیف میں اضافہ کرنے کے لئے محکمہ ڈاک وتار بھی کمربستہ ہے۔ یہ صرف قادیان کی احمدی پبلک کے حقوق کی حفاظت کا ہی سوال نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کو اس سے نقصان پہنچ رہا ہے کیونکہ قادیان ایسا مرکز ہے۔ جس سے دنیا کے احمدیوں کا تعلق ہے۔ اور ان کی طرف سے قادیان ڈاک آتی ہے۔ اور اکثر ڈاک نہایت ضروری اور اہم امور پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس موقع پر ایک اور واقعہ بھی میں عرض کرتا ہوں جس کے متعلق میرا خیال تھا کہ وہ سب پوسٹ ماسٹر صاحب قادیان کی بھول تھی۔ اور جس کے متعلق ان کی تحریری معافی میرے پاس موجود ہے۔ لیکن مذکورہ واقعہ اخبار میں پڑھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ وہ فعل بھی دانستہ محض تکلیف پہنچانے کی غرض سے کیا گیا۔

گذشتہ ماہ اگست میں احراریوں نے لودھیانہ میں ہمارے خاندان کے بعض افراد کو سخت تکلیف پہنچائی۔ میں لودھیانہ گیا۔ جس دن وہاں سے میں قادیان پہنچا اسی دن منصوری سے احراریوں کے متعلق میرے نام ایک ارجنٹ تار لودھیانہ کے پتہ سے بھیجی گئی۔ چونکہ میں لودھیانہ سے روانہ ہو چکا تھا لہذا وہاں کے پوسٹ ماسٹر نے وہ تار لفافہ میں بند کر کے قادیان کے سب پوسٹ ماسٹر کے نام بھیج دی تاکہ مجھے فوراً دیدیں۔ اور وہ تار ایسی تھی کہ میرے لئے ضروری تھا کہ میں فوراً واپس لودھیانہ پہنچ جاتا۔ لیکن جس دن وہ تار ۱۲ بجے کی گاڑی سے قادیان پہنچی اس دن معمولی ڈاک کی طرح سے بھی وہ مجھے نہیں پہنچائی گئی۔ بلکہ اس کے دوسرے دن صبح دس بجے کے قریب مجھے ملی۔ گویا تار قادیان کے ڈاک خانہ میں ۲۲ گھنٹے تک روکی گئی۔ اگر تار مجھے وقت پر مل جاتی تو میں اسی دن لودھیانہ جا سکتا تھا۔ میرا ارادہ تھا کہ اس کے متعلق افسران بالا کے پاس اس کی شکایت کروں۔ لیکن چونکہ سب پوسٹ ماسٹر صاحب نے معافی مانگی۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مزید کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ مگر اب میں مجبور ہوں کہ ان واقعات کا اظہار بذریعہ اخبار کر دوں۔ تاکہ افسران بالا کو معلوم ہو جائے کہ موجودہ عملہ سے جماعت احمدیہ کے لوگ کس قدر تکلیف میں ہیں۔ افسران محکمہ ڈاک وتار کو چاہئے کہ موجودہ عملہ کو تبدیل کر کے اس کی جگہ اب ایسا عملہ بھیجنے کا انتظام کریں۔ جس پر قادیان کی کثیر التعداد پبلک کو اعتماد ہو۔

خاکسار سید عبدالحی کمرشیل ہاؤس منصوری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک تازہ مضمون

"زندہ خدا کا زندہ نشان"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک اور مضمون رقم فرمایا ہے۔ جسے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب تحریک جدید ٹریکٹ اور پوسٹروں کی صورت میں شائع کریگا اس سے قبل باوجود بار بار اعلان کرنے اور توجہ دلانے کے بہت سے احباب جماعت نے دفتر تحریک جدید کو اس امر کی اطلاع نہیں دی۔ کہ گذشتہ شائع کردہ ٹریکٹوں اور پوسٹروں کو انہوں نے کس طرح تقسیم اور چسپاں کیا۔ اور نہ ہی تاحال سب جماعتوں نے اپنی ضرورت کے مطابق اس امر سے اطلاع دی ہے۔ کہ کس قدر پوسٹر اور ٹریکٹ ان کو مطلوب ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ سب جماعتیں اسے قیمتاً منگائیں۔ جو جماعت پورا خرچ نہیں دے سکتی۔ وہ اصل خرچ کا کچھ حصہ بھی دے سکتی ہے۔ حتیٰ کہ صرف خرچ ڈاک بھی دے سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی جماعت یہ بھی خرچ نہ دے سکتی ہو تو اسے مفت روانہ کر دیا جائیگا۔ بشرطیکہ وہ مطلوبہ تعداد سے اطلاع دے۔ بہر حال یہ اشتہار اسی جماعت کو بھیجا جائیگا۔ جس کی طرف سے اطلاع آئے گی۔ کہ اتنے پوسٹر اور ٹریکٹ ان کو درکار ہیں۔ جو جماعتیں اتنی تکلیف بھی گوارا نہ کریں گی۔ ان کو آئندہ اشتہار نہیں بھیجا جائیگا۔ جن جماعتوں کو پوسٹر اور ٹریکٹ بھیجیں وہ ان کے متعلق یہ بھی اطلاع دیں کہ کس طرح ان کو تقسیم کیا گیا۔ پوسٹروں کو چسپاں کرنے کے متعلق اس امر کی احتیاط کی جائے۔ کہ سارے پوسٹر ایک ہی دن نہ لگا دیے جائیں بلکہ ایک ایک دن کے وقفہ سے تین چار دن میں لگائے جائیں۔ تاکہ سب لوگوں تک مضمون پہنچ جائے۔ اور لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت پوسٹر ایک روپیہ سینکڑہ۔ اور قیمت ٹریکٹ آٹھ آنے سینکڑہ ہے

انچارج تحریک جدید۔ قادیان۔

گونڈہ میں احراری مولویوں سے نفرت

اخبار مجاہد میں بعنوان "گونڈہ میں مرزائیت کا اڈا" ایک مضمون شائع ہوا۔ جسے پڑھ کر مجھے کچھ زیادہ حیرت نہیں ہوئی۔ کیونکہ احسان اور مجاہد کے نامہ نگاروں کی حقیقت سے میں پہلے ہی واقف تھا۔ پچھلے دنوں مولوی ابوالوفا اور ابوالقاسم احراری یہاں کئی مرتبہ آئے اور بلاوجہ احمدیوں کے متعلق اپنی اشتعال انگیز تقریروں میں کذب بیانی سے کام لینے لگے خاص کر وہ تقریروں میں اس قدر جھوٹ اور گند سے کام لیا کہ تعلیم یافتہ طبقہ میں ان مولویوں سے نفرت کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے ان بیانات کے متعلق تحقیقات شروع کی۔ احمدیوں نے ان صاحبان کو اصل کتب مہیا کر دیں۔ جب ان اصحاب نے اصل حوالہ جات پڑھے۔ تو وہ حیران رہ گئے۔ چنانچہ ایک صاحب نے فرمایا اس طرح غلط بیانی کرنے اور مصنف کے منشاء کے خلاف مطالب نکال کر پبلک میں پیش کرنے

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بہادر ولد قاسم ذات ٹوانہ سکنہ اچھروالی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رمضان ولد کالو ذات بلوچ سکنہ حجانی خورد تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۳/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی زمان خان ولد سلطان خان ذات بلوچ سکنہ شادی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی اللہ یار ولد سوہنا ذات بلوچ سکنہ چک ۲۱۳ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی کرم ولد لہنہ ذات کنڈوہا سکنہ چک ۴۸۱ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام دربار برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ولی ولد لہنہ ذات ہری سکنہ کوٹ محبت شاہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۴/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بہادر ولد محمد بخش ذات سیال ساہجر سکنہ ساہجر کلاں تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد شاہ ولد پیر شاہ ذات قریشی سکنہ کوٹ بہادر شاہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۵ دسمبر ۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد رمضان ولد مراد ذات تنبی سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۴/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی احمد بخش ولد غازی محمد ذات عیسانی روہمن سکنہ کیتھووالک چک ۵ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رمضان ولد جیندا ذات بادی سکنہ شادی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی دریام ولد جیندا خان ذات بلوچ سکنہ شادی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

دھوبیوں کی ضرورت

قادیان میں چند احمدی دھوبیوں کی ضرورت ہے۔ چونکہ یہاں کی آبادی خدا کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس لئے بعض پیشہ وروں کے لئے یہاں کام نکل سکتا ہے فی الحال چند دھوبیوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے کام کے ماہر ہوں۔ جو دوست یہ پیشہ جانتے ہوں۔ اور قادیان میں رہائش اختیار کرنا چاہیں۔ نظارت ہذا کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ برطانیہ اور فرانس کی تجاویز مصالحت کے متعلق عدیس آبابا کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ شہنشاہ حبشہ کسی ایسی تجویز کو جس میں ابی سینیا کو کوئی علاقہ اٹلی کو دے جانے کی شرط ہو۔ منظور نہیں کریں گے۔ پیرس قونصل کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ حبشہ نے صلح کی تجاویز کو ٹھکرا دیا ہے۔

قاہرہ ۱۲ دسمبر۔ وفد پارٹی اور لبرلوں کے متحدہ مطالبہ کے پیش نظر کابینہ نے ۱۹۲۳ء کے پارلیمنٹری آئین کو دوبارہ نافذ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

حیدر آباد (سندھ) ۱۲ دسمبر۔ شاہی بازار میں آگ لگ جانے سے دو دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ آج دار الامراء میں لارڈ ڈی کلفورڈ کے خلاف موٹر کے حادثہ میں کسی شخص کو ہلاک کرنے کی بنا پر مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ایوان نے لارڈ کلفورڈ کو بری کر دیا۔ لارڈز کے خلاف مقدمات کے سلسلہ میں ان کا حق ہے۔ کہ دار الامراء سے ان کا فیصلہ کرائیں۔

لاہور ۱۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مرکزی ایل گابا کی طرف سے تحفظ مساجد و معابد کا مسودہ قانون پیش کیا جائیگا۔ بل میں یہ تجویز ہے۔ کہ مذہبی عمارات مثلاً مساجد۔ مندر۔ گوردوارے اور گرجا گھر وں پر جو بل کے نفاذ کے وقت اپنی اصلی شکل میں موجود ہوں کسی غیر شخص یا جماعت کا قبضہ مخالفانہ نہ ہو سکے گا۔

لاہور ۱۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے مسجد شاہ چراغ (لاہور) سشن کورٹ کی موجودہ عدالت) کو مسلمانوں کے حوالے کرنے کی تجویز کے سلسلہ میں لاہور سشن کورٹ عنقریب اپنی موجود عمارت سے موجودہ گوردوارہ ٹریبونل کی عمارت میں منتقل ہونے والی ہے۔

پیکن ۱۲ دسمبر۔ مانچوکو کی افواج نے پیپن کے شمال میں کیہون پر قبضہ کر لیا ہے اور چینی افواج کو مار بھگایا ہے۔ اس لڑائی میں چینی افواج کا سپہ سالار زخمی ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ حکومت چین شمالی چہار کا علاقہ منگولوں کو دے دے۔

لاہور۔ ۱۲ دسمبر۔ مولانا سید حبیب مدیر سیاست نے پریس کو ایک بیان دیا ہے جس میں انہوں نے گورنر سے ملاقات کے بعد اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ مستقبل قریب میں نظر بندوں کی رہائی کا کوئی امکان نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس جو لوگ حال ہی میں رہا ہوئے ہیں۔ انہیں دوبارہ نظر بند کر دیا جائے گی۔

عدیس آبابا ۱۲ دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جنوبی محاذ پر بمباری کرتے ہوئے ایک اطالوی ہوائی جہاز ٹوٹ کر گر گیا۔ اور اسے آگ لگ گئی۔

جنیوا ۱۲ دسمبر۔ دس ممالک نے جن میں ارجنٹائن۔ فن لینڈ۔ ہندوستان۔ عراق۔ یونیٹڈ ہالینڈ۔ رومانیہ۔ سیام۔ زیکوسلویکیا اور روس شامل ہیں۔ لیگ ادف نیشنز کو مطلع کیا ہے کہ وہ اٹلی کو فولاد۔ تیل اور کوئلہ وغیرہ بھیجنے کی ممانعت کرنے کو تیار رہیں۔

عدیس آبابا۔ ۱۲ دسمبر۔ کل شہر میں اس افواہ کے پھیل جانے سے کہ اطالوی ہوائی جہاز عدیس آبابا پر بمباری کریں گے۔ لوگوں پر خوف و ہراس چھا گیا۔ اور وہ شہر چھوڑ کر پہاڑوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ لیکن اس افواہ کے غلط ثابت ہونے پر وہ واپس شہر میں آ گئے۔

روما ۱۲ دسمبر۔ گذشتہ شب سائیٹور مسولینی نے برطانوی اور فرانسیسی سفیر سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ مصالحت کی تجاویز کے متعلق وقت ملنے پر غور کروں گا۔

کلکتہ ۱۲ دسمبر۔ جدید دستور اساسی میں کانگریسیوں اور لبرلوں کو متحد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ آئندہ سال کے آغاز میں لبرل اور کانگرسی لیڈروں کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں کونسلوں میں جانے کے لیے مشترکہ پروگرام مرتب کیا جائے گا۔

قاہرہ ۱۲ دسمبر۔ مصر کے وزیر اعظم نسیم پاشا نے کابینہ سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ بحری کانفرنس جو لنڈن میں منعقد ہو رہی ہے۔ جاپانی نمائندے بحری مساوات پر زور دے رہے ہیں۔ اس لیے کانفرنس کی کامیابی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔

نئی دہلی ۱۲ دسمبر۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جن سوالوں کے دریافت کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک سوال یہ بھی ہے۔ کہ گورنمنٹ زراعتی اجناس کے نرخوں کو بڑھانے کے لیے کونسے ذرائع اختیار کرنے والی ہے۔

لائل پور ۱۲ دسمبر۔ سکھوں کا ایک وفد کرپانوں پر پابندیوں کے سلسلہ میں کل گورنر پنجاب سے ملاقات کرے گا۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ آج دار العوام میں بہت سے ارکان نے تجاویز مصالحت کے معاملہ میں وزیر اعظم پر بہت سے سوالات کر کے اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ اطالیہ کے برطانی بحری بیڑہ پر حملہ کرنے کی صورت میں فرانس کی روش کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو وزیر اعظم نے کہا۔ اس معاملہ میں سر دست کھلم کھلا گفت و شنید کرنا مفاد عامہ کے خلاف ہے۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) حکومت ترکیہ نے بیس سال سے کر پچاس سال کی عمر والوں کے لیے فوجی تعلیم لازمی کر دی ہے۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ دار الامراء میں انڈیا بل کی تیسری خواندگی بغیر کسی بحث کے پاس ہو گئی۔ اب بل دار العوام میں بھیجا جائے گا۔

لاہور ۱۲ دسمبر۔ شہر کی صورت حالات پر سکون ہے۔ ایڈیشنل فوج کی مسلح گاردیں شہر کے پر خطر حصوں میں گشت کرتی ہیں۔ بد امنی پھیلانے کے الزام میں گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے کرفیو آرڈر جاری ہے۔ کل بعض آدمیوں کو کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ اور انہیں دو دو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی

جنیوا ۱۲ دسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لیگ میں ترکی اور پولینڈ کے نمائندے اس بات پر مصر ہیں۔ کہ صلح کی تجاویز کو لیگ کونسل کے سامنے پیش کیا جائے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ کونسل ان تجاویز کو منظور نہیں کرے گی۔

لاہور ۱۲ دسمبر۔ فسادات لاہور کی تحقیقات کے لیے ہندوؤں اور سکھوں نے پنڈت کرشن کانت مالویہ کی صدارت میں ایک مشترکہ تحقیقاتی کمیٹی مرتب کی ہے۔ اس یک طرفہ کارروائی سے متاثر ہو کر مسلمانوں نے بھی فسادات کی تحقیقات کے لیے کمیٹی مرتب کرنے کا انتظام کیا ہے۔

لاہور ۱۲ دسمبر۔ آل انڈیا مجلس اتحاد ملت کی کانفرنس ۹، ۱۰، ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء کو لاہور میں منعقد ہوگی۔ اس کے متعلق انتظامات کیے جا رہے ہیں۔

کلکتہ ۱۲ دسمبر۔ مسٹر فضل الحق صدر استقبالیہ کمیٹی بنگال پراونشل کانگرس کانفرنس نے بنگال کے کانگرسیوں کی باہمی نا اتفاقی کے پیش نظر استعفیٰ دیدیا ہے۔

امرتسر ۱۲ دسمبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۱۳ ہر نخود ۲ روپے ۱۳ سوپائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ر

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی